کربلا کا پسِ منظر

محرم الحرام کا سنتوں بھرا بیان

(اسلامی بہنوں کے لیے)

Muharram-1438H

مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا شیخ حُسَیْن بن احمد کَوّاز بِساطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے یہ دُعا کی کہ (یَا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!) میں خواب میں ابُو صالِح مُؤَذِّن کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ (چُنانچہ میری دُعا مقبول ہوئی اور) میں نے خواب میں اُنہیں اچھی حالت میں دیکھ کر پُوچھا: اے ابُو صالِح! مجھے اپنے یہاں کے حالات کی خبر دیجئے۔ فرمایا: اے ابُو الحسن! اگر سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرُودِ پاک کی کَثرت نہ کی ہوتی تو میں ہَلاک ہو گیا ہوتا۔[1]

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

1... سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف... الخ، اللطیفۃ الثلاثون، ص ۱۳۶

2... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز، کہ اِس کی اجازت نہیں۔جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آج ہم کربلا کے پسِ منظر کے متعلق بیان سنیں گی کہ کربلا کا پسِ منظر کیا تھا کربلا کا یہ دردناک واقعہ کیوں پیش آیا؟ نواسۂ رسول حضرت سَیِّدُنا امام علی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مدینہ منورہ چھوڑ کر کیوں جانا پڑا؟ وہ کون سی وجوہات تھیں کہ جن کی بناء پر امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا سارا گھرانہ اپنے نانا جان کے دین پر قربان کر دیا؟ آیئے! سب سے پہلے یہ سنتی ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بارے میں غیب کی خبر دیتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا تھا۔ چنانچہ

میری امت حسین کو قتل کرے گی

نبی کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی چچی حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الْفَضْل بنتِ حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ایک دن حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں:

www.dawateislami.net

یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم میں نے آج ایک پریشان خَواب دیکھا ہے۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: تو عرض کی: وہ بہت ہی شدید ہے۔ تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا وہ خواب ہے کیا۔؟ تو عرض کی: میں نے دیکھا کہ آپ کے جَسدِ اطہر سے ایک ٹکڑا کاٹا گیا اور اسے میری گود میں رکھا گیا۔ ارشاد فرمایا: تم نے بہت اچھا خواب دیکھا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فاطمہ کے بیٹا ہوگا اور وہ تمہاری گود میں دیا جائے گا۔ ایسا ہی ہوا کہ حضرت امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیدا ہوئے اور میری گود میں دیئے گئے۔ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الفَضل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے ایک دن حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ اَقْدس میں حاضر ہو کر حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی گود میں دیا، کیا دیکھتی ہوں کہ چشمانِ مُبارک سے آنسو جاری ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! ایسا کیا ہوا؟ فرمایا: جبریل عَلَیْہِ السَّلَام میرے پاس آئے اور اُنہوں نے مجھے یہ خبر دی کہ میری اُمَّت میرے اس فرزند کو قتل کرے گی۔ میں نے کہا: کیا اس کو؟ فرمایا: ہاں اور میرے پاس اس کے مَقْتَل (شہید ہونے کی جگہ) کی سُرخ مٹی بھی لائے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ج۱۴، ص۱۹۶) (دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب اخبار النبی. الخ، باب ما روی فی اخبارہ... الخ، ج۶، ص۴۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ حضرت سَیِّدُنا امام عالی مقام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کی خبر بھی مل چکی تھی اور یہ غیب کی خبر دیتے ہوئے نبی اکرم نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ام الفضل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو کئی سال پہلے ہی بتا دیا تھا کہ میری اُمَّت میرے اس فرزند کو قتل کرے گی۔ اس روایت کو سُن کر ہو سکتا ہے کہ شیطان کسی کے دل میں یہ وسوسہ پیدا کرے کہ غیب کا علم تو صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کو ہے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت خبر کیسے دے دی؟ تو اس شیطانی وسوسے کی کاٹ یوں کی جاسکتی ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃ ہے، اس کا علمِ غیب ذاتی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ سے ہے جبکہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاءِ عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا علمِ غیب عطائی بھی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ سے بھی نہیں۔ انہیں جب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بتایا تب سے ہے اور جتنا بتایا اُتنا ہی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بتائے بغیر ایک ذرّہ کا بھی علم نہیں ۔ علمِ غیبِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں پارہ 30 سُورۃُ التّکویر آیت نمبر 24 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (پ30 التکویر 24)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

علامہ اسمٰعیل حقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مفسرین کا قول نقل فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مخصوص رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو علمِ غیبِ خاص سے نوازتا ہے۔ اَولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو جو علمِ غیب ہوتا ہے وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہی کے وَسیلے اور فیض سے ہوتا ہے۔[1]

صَدرُ الافاضل مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (اللہ عَزَّوَجَلَّ) ان برگُزیدہ رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو غَیب کا علم دیتا ہے اور سَیِّدِ انبیا، حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رسولوں میں سب سے اَفضل اور اعلیٰ ہیں، بکثرت آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو غیب کے عُلُوم عطا فرمائے اور غیب کے علوم آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا معجزہ ہیں۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "حدائقِ بخشش شریف" میں کیا خوب فرماتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا

1…روح البیان، پ۲۹، الجن: ۲۶-۲۷، ۱۰/۲۰۱ ملخصاً

www.dawateislami.net

جب نہ خُدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائق بخشش، ص۲۶۴)

شرحِ کلامِ رضا:

یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کی شان کے کیا کہنے! شبِ معراج عین جاگتی حالت میں آپ نے اپنے مُبارَک سر کی آنکھوں سے اپنے پاک پَرْوَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کِیا، تو یوں اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کہ غیبُ الغیب ہے وہ بھی اپنے فضل و کرم سے آپ پر ظاہر و آشکار ہو گیا تو اب کوئی اور غیب آپ سے کس طرح نِہاں یعنی چھپا رہ سکتا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کروڑوں بار دُرُود و سلام کا نزول ہو۔(شرح حدائق بخشش، ص۹۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کربلا میں شہید ہو جائیں گے یہ بات نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وسیلے سے خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی جانتی تھیں اور مولائے کائنات علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھی اس کا بات کا علم تھا لیکن قربان جاؤں خاتون جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے قدموں کی خاک پر جنہوں نے اپنے اس نونہال کو زمین کربلا میں خون بہانے کے لیے اپنا خونِ جگر (دودھ) پلایا، قربان جاؤں علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بلند حوصلے پر کہ جنہوں نے اپنے اس جگر کے ٹکڑے کو خاکِ کربلا میں لوٹنے اور دم توڑنے کے لئے سینہ سے لگا کر پالا۔

اَللّٰہُ اَکْبَرْ! واقعی اُس وقت کا تصور بھی دل لرزا دیتا ہے کہ جب امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت کی مسرت کے ساتھ ساتھ شہادت کی پیش گوئی ہوئی ہو گی، سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مبارک آنکھوں سے اشکوں کے موتی برسا دیئے ہوں گے، اس خبر نے صحابہ کرام کے دل ہلا دیئے ہوں گے، اس درد کی لذت تو کوئی مولا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دل سے پوچھے،(سوانح

www.dawateislami.net

کربلا،) بہر حال یہ سب جانتے تھے کہ ایک وقت ایسا آنا ہے کہ جب یہ چہیتا، نازوں کا پالا، بھوکا پیاسا، بیابان میں بے رحمی کے ساتھ شہید ہو رہا ہو گا، نہ علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ساتھ ہوں گے نہ حسن مجتبیٰ ہوں گے، تیروں کی بارش سے یہ نوری جسم لہو لہان ہو رہا ہو گا اور خیمے والوں کی بے کسی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو گا اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں مردانہ وار اپنی جان نثار کرے گا اور کربلا کی زمین مصطفیٰ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پھول سے رنگین ہو گی۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سب کو پتا تھا کہ کربلا کے تپتے صحراء میں امام عالی مقام اپنے رفقا کے ساتھ ظالموں کے ہاتھوں جامِ شہادت نوش فرمائیں گے مگر (ایسے موقع پر) مصطفیٰ (کریم) صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دعا کے لئے ہاتھ نہیں اٹھاتے، بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے امن وسلامت اور اس حادثۂ ہائلہ سے محفوظ رہنے اور دشمنوں کے برباد ہونے کی دعا نہیں فرماتے، نہ تو علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس خبر نے تو دل و جگر پارہ پارہ کر دیئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قربان! بارگاہِ حق میں اپنے اس فرزند کے لئے دعا فرمائیے۔ اور نہ ہی خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا التجا کرتی ہیں کہ اے سلطانِ دارین! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فیض سے تو عالَم فیض یاب ہوتا ہے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعا مستجاب (مقبول) ہوتی ہے۔ میرے اس لاڈلے کے لئے دعا فرما دیجئے، اور نہ اہل بیت نہ ازواجِ مطہرات نہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کسی نے بھی کچھ نہ کہا، سب خبر شہادت سنتے ہیں، شُہرہ عام ہو جاتا ہے مگر بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں کسی طرف سے دعا کی درخواست پیش نہیں ہوتی۔ (دراصل) بات یہ ہے کہ مقامِ امتحان میں ثابت قدمی درکار (ہوتی) ہے، ایسے موقع پر جان سے دَرِیغ جانباز مردوں کا شیوہ نہیں، اخلاص سے جاں نثاری (ان کی) عین تمنا (ہوتی) ہے۔ (اس موقع پر) دعائیں کی گئیں مگر یہ کہ یہ فرزند مقامِ صفاو وفا میں صادق ثابت ہو۔ توفیقِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ مُساعِدِ

www.dawateislami.net

(مدد گار) رہے، مصائب و آلام کا ہجوم اس کے قدم کو پیچھے نہ ہٹا سکے۔ (سوانح کربلا، ص۱۰۸ ملخصاً)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور دیگر اہل بیت اطہار و صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ عمل اور انداز ہمیں چند باتوں کا درس دیتا ہے کہ

- اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں کو ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا میں راضی رہنا چاہئے اس کے حکم کے آگے کوئی چوں چرا نہیں کرنی چاہئے۔
- دین کے نام پر آنے والی تمام مصیبتوں اور پریشانیوں کو خوشی خوشی قبول کر لینا اور اُن پر ثابت قدم رہنا چاہئے۔
- اپنی اولاد کی ایسی پیاری تربیت کرنا کہ حق اور سچائی کے میدان میں کبھی بھی ان کے قدم نہ ڈگمگائیں اور حق بولنے اور حق پر عمل کرنے میں ان کے حوصلے بلند ہوں۔
- دین کا ہر کام اخلاص کے ساتھ کیا جائے کیونکہ بغیر اخلاص کے ساتھ کئے جانے والے کام پر لوگ تو کر دیں گے لیکن ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے کوئی اجر نہیں ملے گا۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اگر ہم ان مدنی پھولوں پر عمل کر لیں تو یقیناً جہاں ہمارے اور ہماری اولاد کے کردار میں ایک بے مثال نکھار آئے گا وہیں ہمارے معاشرے سے بھی کافی خرابیاں دور ہو جائیں گی اور ہمارا معاشرہ ایک مثالی معاشرہ بن جائے گا۔

کربلا کا پسِ منظر:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! نبیِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ظاہری وصال کے بعد حضرت سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ منصبِ خلافت پر سرفراز ہوئے کیونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد خلافت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے ہی تھی، ان کے بعد حضرت

سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دور خلافت آیا، پھر حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دورِ خلافت آیا ،ان کے بعد مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا دور آیا پھر جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت ہو گئی تو کوفہ میں چالیس ہزار(40) مسلمانوں نے امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دست مبارک پر موت کی بیعت کر کے امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو امیر المؤمنین منتخب کیا لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تقریباً چھ ماہ کے بعد حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ پر بیعت فرما کر خلافت ان کے سپرد فرمادی اور خود عبادت وریاضت میں مشغول ہوگئے ۔(کراماتِ صحابہ، ص ۲۴۲) حضرت سَیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ایک بیٹا تھا یزید، جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کے بعد تختِ سلطنت پر بیٹھا اور اُس کے بعد کیا ہوا یہ سننے سے پہلے یزید کا مختصر تعارف سنتی ہیں کہ یزید کون تھا، اس کے کرتوت کیا تھے ؟؟

یزید پلید کا مختصر تعارف:

یزید بدنصیب 25ہجری میں دِمشق میں پیدا ہوا۔ نہایت موٹا، بد نُما، بہت زیادہ بالوں والا، بداَخلاق، بد مِزاج، فاسق، فاجر، شرابی، بدکار، ظالم، بے اَدب، گُستاخ تھا۔ اس کی شرارتیں اور بیہودگیاں ایسی تھیں کہ جن سے بدمُعاشوں کو بھی شرم آئے۔ جن سے شرعاً نکاح حرام ہے، یزید، ان سے نکاح کو رواج دینے والا، سُود اور دیگر حرام کاموں کو اعلانیہ کروانے والا تھا۔(خلاصہ از سوانحِ کربلا، ص ۱۱۲ ملتقطاً)

حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کے بعد یزید پلید تختِ سلطنت پر بیٹھا اور اس نے اپنی بیعت لینے کیلئے اطراف و ممالک سلطنت میں مکتوب روانہ کئے، مدینہ طیبہ کا عامل جب یزید کی بیعت لینے کے لئے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کے فسق وظلم کی بنا پر اس کو نااہل قرار دیا اور اس کی بیعت کرنے سے انکار کر دیا اسی طرح حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بھی یزید کی بیعت نہیں کی۔(تاریخ الخلفاء،باب یزید بن معاویۃ...الخ، ص ۱۶۴

www.dawateislami.net

امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یزید کی بیعت کیوں نہ کی؟

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یزید پلید کی بیعت سے کیوں انکار کیا؟ اس کیا وجہ تھی آیئے! اس بارے میں سنتی ہیں۔

حضرت (سَیِّدُنا) امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جانتے تھے کہ بیعت کا انکار یزید کے اِشْتِعال کا باعث ہو گا اور نابکار (نکمّا) جان کا دشمن اور خون کا پیاسا ہو جائے گا لیکن امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دیانت و تقویٰ نے اجازت نہ دی کہ اپنی جان کی خاطر (ایک) نااہل کے ہاتھ پر بیعت کرلیں اور مسلمانوں کی تباہی اور شرع واحکام کی بے حرمتی اور دین کی مَضَرَّت (نقصان) کی پرواہ نہ کریں اور یہ امام جیسے جلیلُ الشّان فرزندِ رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے کس طرح ممکن تھا؟ اگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس وقت یزید کی بیعت کرلیتے تو یزید آپ کی بہت قدر و منزلت کرتا اور آپ کی عافیت وراحت میں کوئی فرق نہ آتا بلکہ بہت سی دولت دنیا آپ کے پاس جمع ہو جاتی لیکن اسلام کا نظام درہم برہم ہو جاتا اور دین میں ایسا فساد برپا ہو جاتا جس کا دور کرنا بعد میں ناممکن ہوتا۔ یزید کی ہر بدکاری کے جواز کے لئے امام کی بیعت سند ہوتی اور شریعت اسلامیہ وملت حنفیہ کا نقشہ مٹ جاتا۔ (سوانح کربلا، ص ۱۱۴ ملخّصاً)

مدینہ کیوں چھوڑا؟

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یزیدیوں کا یہ منصوبہ (plan) تھا کہ سب سے پہلے حضرت امام حسین اور حضرت سَیِّدُنا ابنِ زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے بیعت کی درخواست کی جائے کہ اگر ان حضرات نے بیعت کرلی تو پھر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا اور تمام اہلِ مدینہ ان کی پیروی میں یزید کی بیعت کریں گے، لیکن جب ان حضرات نے بیعت سے انکار کر دیا تو یزیدیوں کا منصوبہ خاک میں مل گیا اور ان میں وقت سے دشمنی کی آگ بھڑک اٹھی پھر ضرورت کے پیشِ نظر ان حضرات کو مدینہ طَیِّبہ چھوڑنا پڑا یہ واقعہ 4 شعبان کا ہے۔ (سوانح کربلا، ص ۱۱۵ ملخّصاً)

www.dawateislami.net

حضرت امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مدینہ سے روانگی

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! مدینے سے حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی روانگی کا دن بڑا ہی اَلمناک تھا۔ پوری دنیا کے مسلمان تو وطن چھوڑ کر، اَعِزّہ و احباب کو چھوڑ کر مدینہ طیبہ حاضر ہونے کی تمنائیں کرتے ہیں، دربار رسالت کی حاضری کا شوق دشوار گزار راستے اور تکلیفیں برداشت کرنے کیلئے تیار رہتے ہیں اور نواسۂ رسول جوارِ رسول سے سفر کرنے پر مجبور ہیں۔ یقیناً یہ تصور دل کو پاش پاش کر دیتا ہے ۔ آیئے روضۂ اطہر سے جدائی کی مختصر کیفیت سنتی ہیں۔

روضۂ اطہر سے دردناک جدائی

حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے چار شعبان کی یہ رات اپنے جدِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضہ منورہ میں گزاری کہ چلتے وقت تو اپنے جدِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مقدس گود سے لپٹ لیں پھر خدا جانے زندگی میں ایسا وقت ملے یا نہ ملے ۔ امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہاں آرام فرماتے ہیں، اُس رات اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دیکھا کہ حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خواب میں تشریف لائے ہیں اور آپ کو کلیجے سے لگا کر فرماتے ہیں:"حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ! وہ وقت قریب آتا جا رہا ہے کہ تم پیاسے شہید کئے جاؤ اور جنت میں شہیدوں کے بڑے درجے ہیں۔" یہ دیکھ کر آنکھ کھل گئی ، اٹھے اور روضہ مقدس کے سامنے رخصت ہونے کو حاضر ہوئے۔(آئینہ قیامت ،ص ۲۶ ملخّصاً)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضہ انور پر امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دنیاوی زندگی کی یہ آخری حاضری تھی، صلوۃ و سلام عرض کرنے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سر جھکا کر کھڑے ہو گئے ہیں، غمِ فراق کلیجے میں چٹکیاں لے رہا ہے، آنکھوں سے لگاتار آنسو جاری ہیں ، بے قراریوں نے محشر برپا کر رکھا ہے، دو قدم جاتے ہیں اور پھر پلٹ کر آجاتے ہیں۔ اس

حال میں شوق کی تمنا ہے کہ عمر بھر نہ جائیں، مگر مجبوریوں کا تقاضا ہے دَم بھر نہ ٹھہرنے پائیں۔ شعبان کی چوتھی رات کے تین پہر گزر چکے ہیں اور سونے والے سو رہے ہیں، تمام شہر میں سناٹا ہے، نہ کسی کے بولنے والے کی آواز کان تک پہنچتی ہے، نہ کسی چلنے والے کی پہچل سنائی دیتی ہے، شہر بھر کے دروازے بند ہیں، ہاں خاندانِ نبوت کے مکانوں میں لوگ جاگ رہے ہیں اور سامانِ سفر درست کیا جارہا ہے، ضرورت کی چیزیں باہر نکالی گئی ہیں، سواریاں دروازوں پر تیار کھڑی ہیں، پردے کا انتظام ہو چکا ہے، ادھر امام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیٹے، بھائی، بھتیجے، گھر والے سوار ہو رہے ہیں ادھر امام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسجد نبوی سے باہر تشریف لا رہے ہیں اور آپ کے تشریف لاتے ہی یہ قافلہ روانہ ہو گیا ہے۔ (آئینہ قیامت، ص۲۶ ملخّصاً)

عبد اللہ بن مطیع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ملاقات

راستے میں حضرت عبد اللہ بن مطیع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے عرض کی: "کہاں کا قصد فرمالیا؟" فرمایا: "فی الحال مکہ کا۔" عرض کی: "کوفے کا عزم نہ کیجئے گا وہ بڑا بے ڈھنگا شہر ہے، وہاں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والدِ ماجد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شہید ہوئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بھائی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے دغا کی گئی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ مکے کے سوا کہیں کا ارادہ نہ فرمائیں، اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شہید ہو جائیں گے تو خدا کی قسم! ہمارا ٹھکانا نہ رہے گا، ہم سب غلام بنا لئے جائیں گے۔" بالآخر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مکہ پہنچ کر ساتویں ذی الحجہ تک امن وامان کے ساتھ قیام فرما رہے۔ (الکامل فی التاریخ، ذکر الخبر عن مراسلة الکوفیین...الخ، ج۳، ص ۳۸۱ ملخصاً)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دینِ متین کی سربلندی اور دین کو بچانے کے لئے جان سے پیارا مدینہ بھی چھوڑا، اتنی مشقتیں بھی برداشت کیں، سفر کی

www.dawateislami.net

صعوبتیں بھی جھیلیں۔امام عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ عمل سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ جب کوئی پریشانی یا مصیبت آن پڑے تو صبر کا دامن نہیں چھوڑنا چاہئے۔یادرکھئے!ربُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں ہزارہا حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں جو ہماری عقل میں نہیں آتیں،اللہ عَزَّوَجَلَّ مصیبتیں نازل فرماکر اپنے بندوں کو آزماتا بھی ہے اور جب وہ صبر کرتے ہیں تو اُن کے گناہوں کو مٹاتا اور درجات کو بلند فرماتا ہے ۔لہٰذا ہم پر جو بھی مصیبتیں آتی ہیں ہمارے ہی بھلے اور بہتری کے لئے آتی ہیں گرچہ ہمیں اس کی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔آیئے! اس بارے میں تین احادیث مبارکہ سنئے اور عمل کا جذبہ بیدار کیجئے۔

ارشاد فرمایا:اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا فرمادیتا ہے۔(1)

ارشاد فرمایا: مومن کے معاملے پر تعجّب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف اُسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے کیونکہ اسکے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر تنگدستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔(2)

ارشاد فرمایا: جب بندے کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کوئی مرتبہ مقرر ہو اور وہ اس مرتبے تک کسی عمل سے نہ پہنچ سکے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جسم،مال یا اولاد کی آزمائش میں مبتلا فرماتا ہے پھر اُسے اِن تکالیف پر صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے۔یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اپنے مقرر درجے تک پہنچ جاتا ہے۔(3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کوفیوں کے جھوٹے وعدے اور امام مسلم کی شہادت

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! جب کوفے والوں کو یہ معلوم ہوا کہ یزید پلید تخت پہ بیٹھ چکا ہے اور امام

---

1 ... بخاری، کتاب المرضی ، باب ماجاء کفارۃ المرض، ۴/ ۴، حدیث: ۵۶۴۵

2 ... مسلم، کتاب الزھد والرقائق ،باب المومن امرہ کلہ خیر، ص ۱۲۲۲، حدیث:۷۵۰۰)

3 ... ابو داؤد ،کتاب الجنائز ، باب الامراض المکفرۃ ...الخ ، ۲۴۶/۳، حدیث:۳۰۹۰

www.dawateislami.net

حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بیعت طلب کر رہا ہے اور امام عالی مقام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینہ چھوڑ کر مکے تشریف لے گئے ہیں تو یہ سب سلیمان بن صرد خزاعی کے مکان پر جمع ہوئے، اور باہم مشورہ کر کے ایک خط لکھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہمارے پاس تشریف لائیں اور ہمیں یزید کے ظلم سے بچائیں، انہوں نے تقریباً ڈیڑھ سو خطوط لکھے جب امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس یہ ڈیڑھ سو خطوط جمع ہو گئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تحریر فرمایا کہ "میں اپنے معتمد (قابل اعتماد) چچازاد بھائی مسلم بن عقیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھیجتا ہوں، اگر یہ تمہارا معاملہ ٹھیک دیکھ کر اطلاع دیں گے تو ہم جلد تشریف لائیں گے۔"حضرت مسلم (بن عقیل) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کوفہ پہنچے، اُدھر کوفیوں نے امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مدد دینے کا وعدہ کیا، بلکہ اٹھارہ ہزار داخلِ بیعت بھی ہو گئے۔ دوسری طرف یزید پلید کو کوفیوں نے یہ خبر دی کہ "حسین نے مسلم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھیجا ہے۔ اور کوفہ کے حاکم نعمان بن بشیر ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کر رہے ہیں، کوفہ کا بھلا منظور ہے تو اپنی طرح کوئی زبردست ظالم بھیجو۔ اس نے عبد اللہ ابن زیاد کو (کوفے کا) حاکم بنا کر روانہ کیا اور کہا کہ "مسلم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کرے یا کوفہ سے نکال دے۔" جب یہ ابنِ زیاد بد نہاد کوفے پہنچا تو امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ اٹھارہ ہزار کی جماعت پائی، (اس نے مکاری سے کام لیتے ہوئے) امیروں کو دھمکانے پر مقرر کیا، کسی کو دھمکی دی، کسی کو لالچ سے توڑا۔ یہاں تک کہ تھوڑی دیر میں امام مسلم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس صرف تیس آدمی رہ گئے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ دیکھ کر مسجد سے باہر نکلے کہ کہیں پناہ لیں۔ جب دروازہ سے باہر آئے تو ایک فرد بھی آپ کے ساتھ نہ تھا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ بالآخر آپ نے ایک گھر میں پناہ لی۔ جب ابن زیاد نے یہ خبر پا کر فوج بھیجی تو امام مسلم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تلوار لے کر اٹھے اور ان سب کو مکان سے باہر نکال دیا، کچھ دیر بعد پھر جمع ہو کر آئے شیر خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بھتیجے پھر اٹھے اور آن کی آن میں ان شریروں کو پریشان

www.dawateislami.net

کر دیا، کئی بار ایسا ہی ہوا جب ان سب کا اکیلے مردِ خدا پر کچھ بس نہ چلا تو مجبور ہو کر چھتوں پر چڑھ گئے اور پتھر اور آگ پھینکنے لگے۔ شیر مظلوم کا تن ان ظالموں کے پتھروں سے لہولہان ہو گیا، مگر پھر آپ حملہ کرتے ہوئے تشریف لائے اور راستے میں کھڑے ہوئے یزیدیوں پر عذاب بن کر ٹوٹے ۔جب انہوں نے دیکھا کہ ایک اکیلا شخص کسی کے قابو نہیں آتا تو ابن اشعث نے مکاری سے کام لیتے ہوئے کہا کہ "آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے امان ہے نہ آپ کو قتل کیا جائے گا نہ کوئی گستاخی کی جائے گی "مسلم مظلوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھک کر دیوار سے پیٹھ لگا کر بیٹھ گئے، خچر سواری کے لئے حاضر ہوا، اس پر سوار کئے گئے، ایک نے تلوار حضور رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ سے لے لی، آپ نے فرمایا: یہ پہلا مکر ہے۔ ابن اشعث نے کہا: "کچھ خوف نہ کیجئے۔ "فرمایا: "وہ امان کدھر گئی۔" پھر رونے لگے۔ ایک شخص بولا: "تم جیسا بہادر اور روئے !۔ "فرمایا:"اپنے لئے نہیں رو رہا، میں تو امام حسین اور آلِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے لئے رو رہا ہوں کہ وہ تمہارے اطمینان دلانے کی وجہ سے آرہے ہیں اور انہیں تمہارے مکر و فریب کا پتہ نہیں۔ "جب حضرت سَیِّدُنا امام مسلم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ابنِ زیاد کے پاس لایا گیا تو ابن اشعث کہنے لگا: کہ میں انہیں امان دے چکا ہوں، تو وہ مردود بولا: کہ تو کون ہوتا ہے انہیں امان دینے والا ہم نے تجھے ان کو لانے کے لئے بھیجا تھا امان دینے کے لئے نہیں تو ابن اشعث چپ ہو گیا اور امام مسلم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس شدتِ محنت اور زخموں کی کثرت میں پیاسے تھے ٹھنڈے پانی کا ایک گھڑا دیکھا، تو فرمایا:"مجھے اس میں سے پلا دو۔" ابن عمرو باہلی بولا:"دیکھتے ہو کیسا ٹھنڈا ہے ، تم اس میں سے ایک بوند نہ چکھنے پاؤ گے ، یہاں تک کہ (معاذاللہ) جہنم کا گرم پانی پیو ۔"امام مسلم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:"او سنگ دل! بد زبان ! جہنم کے پانی اور جہنم کی آگ کا تو تو مستحق ہے " پھر عمارہ بن عقبہ کو ترس آیا، ٹھنڈا پانی منگا کر پیش کیا، امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پینا چاہا، پیالہ خون سے بھر گیا، تین بار ایسا ہی ہوا، پھر فرمایا: "خدا کو ہی منظور نہیں۔ "ابن زیاد بد نہاد کے سامنے گئے، اور اسے

www.dawateislami.net

سلام نہ کیا وہ بھڑک گیا اور کہنے لگا: تم ضرور قتل کئے جاؤ گے ۔تو امام مسلم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:"تو مجھے وصیت کر لینے دو۔ "اس نے اجازت دی۔تو امام مسلم مظلوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عمرو بن سعد سے فرمایا:"کہ تو میرا رشتے دار ہے مجھے تجھ سے اکیلے میں ایک بات کرنی ہے۔اس سنگدل نے کہا میں سننا نہیں چاہتا۔ابن زیاد بولا" سن لے کہ یہ تیرے چچا کی اولاد ہیں۔"تو وہ مان گیا پھر امام مسلم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسے الگ لے گئے اور فرمایا: کوفہ میں میں نے سات سو درہم قرض لئے ہیں،وہ ادا کر دینا،اور میرے قتل کے بعد میرا جنازہ ابن زیاد سے لیکر دفن کروا دینا اور امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس کسی کو بھیج کر منع کروا دینا۔ " ابن سعد نے منافقت کرتے ہوئے سب باتیں ابنِ زیاد کو بتا دیں تو ابن زیاد بولا:" کبھی خیانت کرنے والے کو بھی امانت سپرد کی جاتی ہے"یعنی انہوں نے تمہیں بات کو پوشیدہ رکھنے کا کہا اور تم نے ظاہر کر دی،اپنے مال کا تو تجھے اختیار ہے جو چاہے کر بھلے اُن کا قرضہ ادا کر یا نہ کر یہ تیرا معاملہ ہے اور رہاں امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اگر ہمارا ارادہ نہیں کریں گے،تو ہم بھی انہیں کچھ نہیں کہیں گے اور اگر انہوں نے کچھ کیا تو پھر باز ہم بھی نہیں آئیں گے،رہا مسلم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جنازے والی بات تو اس میں ہم تیری سفارش سننے والے نہیں،پھر ایک ظالم جلاد کو حکم دیا وہ آپ کو ایک طرف لے گیا امام مسلم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ برابر تسبیح واستغفار میں مشغول تھے یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کر دیا گیا اور آپ کا سر مبارک یزید کے پاس بھیج دیا گیا۔ (الکامل فی التاریخ،دعوۃ اھل الکوفۃ...الخ،ج۳،ص۳۹۵۔۳۹۷ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا امام مسلم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی جان جیسی متاعِ عزیز تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قربان کر دی لیکن باطل کے آگے اپنا سر نہیں جھکایا، گویا ان اللہ والوں کا یہ شیوہ تھا کہ سر کٹتا ہے تو کٹ جائے لیکن باطل کے آگے جھکنے نہ پائے۔ان کا یہ عمل ہمیں یہ

www.dawateislami.net

سبق دیتا ہے کہ حق کی راہ میں اپنا سب کچھ بھی لٹانا پڑے تو لٹا دیا جائے لیکن حق کا ساتھ نہ چھوڑا جائے اور ڈٹ کر باطل کا مقابلہ کیا جائے دنیا میں اس کا صلہ اگرچہ کچھ نہ ملے لیکن ایسے لوگوں کی یقیناً آخرت سنور جاتی ہے اور یہی سب سے بڑی نعمت ہے کہ آخرت بہتر ہو جائے اور بالخصوص ان دنوں میں تو اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر کے اپنی پوری زندگی کربلا والوں کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے گزارنی چاہیے ان کی قربانی کے واقعات پڑھ کر اور ان کا ذکر کر کے اپنے ایمان کو تازہ کرنا چاہیے اور خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں کا مستحق بنانا چاہئے۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہمیں چاہیے کہ اس مہینے میں بالخصوص دس محرم الحرام کے دن خوب خوب نیک اعمال کر کے شہدائے کربلا کو ایصالِ ثواب کریں۔ شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس بارے میں رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں: محرم کی دسویں تاریخ جس کا نام "روز عاشوراء" ہے۔ دنیا میں یہ بڑا ہی عظمت و فضیلت والا دن ہے۔ نویں اور دسویں محرم دونوں کا روزہ رکھنا چاہئے اور اگر نہ ہو سکے تو عاشورا (دسویں محرم) ہی کے دن روزہ رکھے۔ اس روزہ کا ثواب بہت بڑا ہے۔ عاشورا کے دن دس چیزوں کو علماء نے مستحب لکھا ہے۔ (۱) روزہ رکھنا۔ (۲) صدقہ کرنا۔ (۳) نماز نفل پڑھنا۔ (۴) ایک ہزار مرتبہ قل ھو اللہ (سورۂ اخلاص) پڑھنا۔ (۵) علماء کی زیارت۔ (۶) یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔ (۷) اپنے اہل و عیال کے رزق میں وسعت کرنا۔ (۸) غسل کرنا۔ (۹) سرمہ لگانا۔ (۱۰) ناخن تراشنا۔ اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ان دس چیزوں کے علاوہ تین چیزیں اور بھی مستحب ہیں۔ (۱) مریضوں کی بیمار پرسی کرنا۔ (۲) دشمنوں سے ملاپ کرنا۔ (۳) دعائے عاشوراء پڑھنا۔

عشرۂ محرم بالخصوص دسویں محرم عاشوراء کے دن محفل منعقد کرنا اور صحیح روایتوں کے ساتھ شہداء کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فضائل و واقعات کربلا کو بیان کرنا جائز اور باعث ثواب ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جن محافل میں صالحین کا ذکر ہو، وہاں رحمت نازل ہوتی ہے۔ پھر چونکہ ان واقعات

www.dawateislami.net

میں صبر و تحمل اور تسلیم و رضا اور پابندی شریعت کا بے مثال عملی نمونہ بھی ہے۔ اس لئے کربلا کے واقعات کو بار بار بیان کرنے سے مسلمانوں کو دین پر استقامت حاصل ہوگی جو اسلام کا عطر اور ایمان کی روح ہے مگر ہاں اس کا خیال رہے کہ ان محفلوں میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہُم کا بھی ذکر خیر ہو جانا چاہے۔

محرم کے دس دنوں تک خصوصاً عاشوراء کے دن شربت پلا کر، کھانا کھلا کر، شیرینی پر یا کھچڑا پکا کر شہدائے کربلا کی فاتحہ دلانا اور ان کی روحوں کو ثواب پہنچانا یہ سب جائز اور ثواب کے کام ہیں۔ اور ان سب چیزوں کا ثواب یقیناً شہدائے کربلا کی روحوں کو پہنچتا ہے۔ (جنتی زیور، ص۱۵۹ ملتقطاً)

کتاب "اسلامی زندگی" کا تعارف!

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اپنی زندگی قرآن و سنت کے مطابق نیکیوں میں گزارنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیئے اور مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"اسلامی زندگی"** کا مطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں گھریلو، خاندانی، معاشرتی اور معاشی لحاظ سے اسلامی رہنمائی کے روشن پہلو بڑے ہی خوبصورت اور انتہائی آسان انداز میں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ شادی بیاہ، بچوں کی پیدائش اور پرورش، عقیقہ و ختنہ، اور اسلامی مہینوں بالخصوص محرم الحرام میں ہونے والی فضول اور جہالت بھری رسموں کی نشاندہی اور ان سے بچنے کے طریقے بیان کیے گئے ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب کر کے خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ نیز اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آج ہم کربلا کے پس منظر کے متعلق بیان سنا، یقیناً کربلا کا صرف پسِ منظر ہی ہمیں بہت کچھ سکھاتا ہے۔

- کربلا کا پس منظر ہمیں مشکل میں بھی دین کی مدد کرنے کا درس دیتا ہے۔
- کربلا کا پس منظر ہمیں ہمیشہ حق کا ساتھ دینے کا سبق دیتا ہے۔
- کربلا کا پس منظر ہمیں اہل بیت کی بے مثال قربانیوں کی یاد دلاتا ہے۔
- کربلا کا پس منظر ہمیں مصیبتوں اور پریشانیوں میں صبر و شکر کا دامن تھامنے ترغیب دیتا ہے۔
- کربلا کا پس منظر ہمارے دلوں میں دین کے نام پر اپنا تن، من، دھن سب کچھ قربان کر دینے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔
- کربلا کا پس منظر اللہ والوں کی یاد دلاتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خاکِ کربلا کے صدقے راہِ حق کا مسافر بنائے اور اہل بیت اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت سے ہمارے دلوں کو منوّر فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سنّتیں عام کریں، دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان، مدینے والے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

آیئے !امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے چھینکنے کی چند سنتیں و آداب سنتی ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بخاری، ۴/۱۶۳، حدیث:۶۲۲۶) جب کسی کو چھینک آئے اوروہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اوراگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔(معجم کبیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث:۱۲۲۸۴) چھینک کے وَقت سر جھکایئے، منہ چُھپایئے اور آواز آہِستہ نکالئے ، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴) چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائنُ العرفان صَفْحَہ 3 پر طَحْطَاوِی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کلِّ حَال کہے سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔اوراتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والاخود سن لے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۱۱۹/) جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے: یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)(فتاویٰ ھندیۃ، ۵ /۳۲۶) جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کلِّ حَال کہے اوراپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّ وَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔(مرآۃ المناجیح، ۶/۳۹۶) حضرتِ سَیِّدُنا، علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اورکان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہو گا۔

(مرقاۃالمفاتیح، ۸/۴۹۹، تحت الحدیث: ۴۷۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(304صفحات)،120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، امیرِ اہلسنت کے 2رسائل 101 مدنی پھول اور 163 مدنی پھول کا مطالَعہ فرمایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net